مولانا قاری عبدالحئی عابد رحمۃ اللہ علیہ...... چند یادیں

عبدالکریم قمر

۸؍فروری ۲۰۱۳ء جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ دوپہر تقریباً ایک بجے حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ سے رابطہ کیا تو انہوں نے یہ الم ناک خبر سنائی کہ لاہور میں قاری عبدالحئی وفات پا گئے ہیں۔ فوراً زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون نکلا۔ حضرت پیر جی نے ارشاد فرمایا کہ اس کی اطلاع اپنے شہر کی مساجد میں دیں اور دعائے مغفرت کا اہتمام کریں۔ حکم کی تعمیل میں فوراً مساجد میں اطلاع دی گئی اور نمازِ جمعہ میں اُن کے لیے دعائے مغفرت کرائی گئی۔ یہ افسوس ناک خبر سن کر ذہن کے دریچے میں قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یادیں تازہ ہونے لگیں۔

۱۹۷۰ء کی دہائی کے ابتدائی سالوں میں قائد احرار جانشینِ امیر شریعت حضرت مولانا ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جب مجلس احرارِ اسلام کے بکھرے قافلے کی شیرازہ بندی کرنے کے لیے جدوجہد شروع کی تو اُن کا ساتھ دینے والوں میں قاری عبدالحئی عابد صاحب صفِ اوّل میں شامل تھے۔ تب قاری صاحب بھرپور جوان تھے اور اپنے خوبصورت اندازِ تقریر کی بنا پر عوام میں مقبول تھے۔ انہوں نے یہ اندازِ تقریر اپنے برادرِ بزرگ مولانا ضیاء القاسمیؒ سے سیکھا تھا۔

۵۔۶؍مارچ ۱۹۷۰ء کو باغ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں منعقد ہونے والی تاریخی ''ختمِ نبوّت احرار کانفرنس'' مجلس احرارِ اسلام کی نشاۃ ثانیہ تھی۔ منتظمین کانفرنس میں حضرت قاری صاحب کا نام نمایاں تھا۔ ۵؍مارچ کی دوپہر کو نکلنے والے تاریخی جلوس میں قاری صاحب قائدِ احرار حضرت مولانا ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ کے ساتھ گاڑی میں سوار تھے۔ اس سال مجلس احرارِ اسلام نے پورے ملک میں ختمِ نبوّت کے عنوان سے کانفرنسوں کا ایک سلسلہ شروع کیا جس نے عوام میں ختمِ نبوّت کا شعور اور جذبہ بیدار کرنے میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ یہ شعور اور جذبہ بیدار کرنے میں حضرت قاری صاحب کا حصہ وافر تھا۔ یہ وہ دور تھا جب ملک پر ابن علقمی کی ذریّت جنرل یحیٰی خان قزلباش کی منحوس حکمرانی تھی اور مارشل لا نافذ تھا۔ ملک میں ختمِ نبوّت کا نام لینا اور اس عظیم مشن کے لیے کام کرنا ایک جرم تھا۔

۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوّت میں لاہور میں دس ہزار سے زائد شہدائے ختمِ نبوت کا ناحق خون بہانے اور ان شہدا کے پاک وجود کو جلا کر اُن کی راکھ کو دریائے راوی میں بہانے والا جلّاد جنرل اعظم خاں لاہور میں جلسہ عام کرنا چاہتا تھا

لیکن اس کے مائک پر آتے ہی ''غدارِ ختمِ نبوّت'' مردہ باد کے فلک شگاف نعروں نے اُس کے حواس گُم کر دیے اور اُسے ناکام و نامراد ہونا پڑا۔ یہ اُسی جذبے کا اعجاز تھا جس کو قائدینِ احرار اور قاری صاحب نے وسائل کی کمی کے باوجود مسلمانوں کے دلوں میں بیدار کر دیا تھا۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ یہ دورِ ختمِ نبوّت کے حوالے سے کام کارکنوں پر بڑا بھاری تھا۔ معلون ایم ایم احمد جو مرزا قادیانی کا پوتا تھا وہ رافضی صدر یحییٰ خان کا مشیرِ خاص اور اُس کی ناک کا بال تھا۔ ایک موقعہ پر جب صدر یحییٰ بیرونِ ملک دور پر جا رہا تھا تو ایم ایم احمد کو قائم مقام صدر بنا دیا گیا۔ یہ الگ بات کہ محمد اسلم قریشی کے قاتلانہ حملہ نے ایوانِ صدر کی بجائے اسے ہسپتال پہنچا دیا لیکن اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اقتدار کی غلام گردشوں میں قادیانی کس طرح دندناتے پھر رہے تھے۔ چنانچہ قائدین احرار بے تحاشہ مقدمات قائم کر دیے تھے۔ گرفتاریاں، زبان بندیاں اور داخلہ بندیاں معمول کی کارروائیاں بن کر رہ گئیں۔ دوسرے قائدین کی طرح حضرت قاری صاحب کو بھی اِن تعزیرات کا سامنا پڑا۔ اُنہی دنوں مجلس احرار کے شعبۂ تبلیغ و تحفظِ ختمِ نبوّت کا احیاء کیا گیا تو قاری صاحب کو اُس کا مرکزی ناظم بنا دیا گیا اور اُنہوں نے اپنے شب و روز اس عظیم مشن کے لیے وقف کر دیے۔

لاہور جو زندہ دلوں کا شہر ہے ہمیشہ سے مذہبی و سیاسی، تعلیمی و ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔ مجلس احرارِ اسلام کا دفتر اُن دنوں بالمقابل مزار شاہ محمد غوث سرکلر روڈ پر واقع تھا میں اُن دنوں حصولِ تعلیم کے لیے لاہور مقیم تھا، ایک نیا بائیسکل میرا شریکِ سفر ہوتا تھا۔ کالج گول باغ کے قریب تھا اور رہائش صدر میں۔ کالج سے واپسی پر دفترِ احرار سے ہو کر جانا تقریباً معمول تھا گویا طوافِ کوچۂ جاناں اپنا مشغلہ ٹھہرا۔ ضرورت ہو کہیں جانا مگر جانا ادھر ہو کر محترم خالد محمد تارڑ صاحب اُن دنوں ناظمِ دفتر تھے۔ بڑے مرنجا مرنج انسان۔ اُن سے گپ شپ ہوتی اور جماعتی سرگرمیوں سے آگاہی ہونے کے ساتھ ساتھ دفتر میں تشریف لائے قائدینِ احرار کی بھی زیارت ہو جاتی۔ حضرت قاری صاحب نے اُن دنوں کمہار پورہ موجودہ غازی آباد میں مدنی مسجد نئی سنبھالی تھی۔ مسجد کیا تھی ایک لمبا سر برآمدہ تھا جس پر سرکنڈوں کی چھت (موجودہ خوبصورت مسجد قاری صاحب کی محنت شاقہ کا ثمر ہے) غازی آباد چونکہ صدر کے پڑوس میں تھا اس لیے نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لیے گاہے گاہے وہاں حاضری ہوتی تھی۔ ایک دفعہ دفترِ احرار حاضری ہوئی تو حضرت قاری صاحب سے ملاقات ہوگئی، اُنہیں کمہار پورہ جانا تھا میں انہیں اپنے سائیکل پر بٹھا کر صدر تک لایا جہاں سے وہ کمہار پورہ چلے گئے۔

۱۹۷۴ء میں تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوّت شروع ہوئی تو دوسرے قائدینِ احرار کے ساتھ قاری صاحب نے بھی اس میں بھر پور حصہ لیا اور پورے ملک میں طوفانی دورے کیے۔ رفتاریاں، زباں بندیاں اور ضلع بدریاں غرض کوئی بھی پابندی اُنہیں اس عظیم مشن کے لیے کام کرنے سے نہ روک سکی۔ تاآنکہ یہ تحریکِ مقدس کامیابی سے ہم کنار ہوئی اور مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیّت قرار دے دیا۔

مجلس احرارِ اسلام کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ قادیان کی طرح ربوہ (چناب نگر) میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اُسے ہی سب سے پہلے کلمۂ حق بلند کرنے کا اعزاز بخشا۔ ۲؍جون ۱۹۷۵ء کو قائدینِ احرار کا ایک قافلہ محسنِ احرار حضرت سید عطاء المحسن شاہ صاحب رحمہ اللہ کی قیادت میں پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا محمد اسحٰق سلیمیؒ، مولانا ارشاد احمد خاں اور قاری عبدالحئی عابد سمیت ربوہ میں داخل ہوا اور چھنّی محلّہ میں بعد نمازِ عشاء پہلا اجلاس منعقد کیا اور مسئلہ ختمِ نبوت پر مؤثر و دل نشیں تقاریر کیں۔ اسی سال جماعتِ احرار نے ربوہ میں دو کنال جگہ خرید کی اور وہاں ۲۷؍فروری ۱۹۷۶ء کو مسجدِ احرار کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب ہوئی۔ جس کو روکنے کے لیے حنیف رامے کی پنجاب گورنمنٹ نے کئی اضلاع کی پولیس سے ربوہ شہر کی مکمل ناکہ بندی کر لی تا کہ کوئی مسلمان اس تقریب میں شرکت نہ کر سکے۔ حضرت قاری صاحب بھی اُن خوش نصیب احرار رہنماؤں میں شامل تھے جو اس تاریخی تقریب میں شریک ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

قائدِ احرار حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی ایک بڑی مشہور نعت شریف ہے۔ قاری صاحب دورانِ تقریر اس نعت شریف کے یہ اشعار اپنے مخصوص انداز میں اکثر پڑھا کرتے تھے۔

حقیقت میں سرورِ بندگی پایا نہیں کرتے — جو عشقِ مصطفیٰ سے دل کو گرمایا نہیں کرتے
موحد جو ہیں غیر اللہ کے آگے نہیں جھکتے — وہ پیشانی پہ داغِ شرک لگوایا نہیں کرتے

اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے، حسنات قبول فرما کر اعلیٰ علّیین میں جگہ عطا فرمائے، اس زمانے میں ان کا وجود غنیمت تھا۔ آہ! اب وہ بھی آخرت کو سدھار گئے۔

☆☆☆

HARIS 1

حارث ون

ڈاؤلینس ریفریجریٹر
اے سی سپلٹ یونٹ
کے بااختیار ڈیلر

Dawlance

061 -4573511
0333-6126856
نزد الفلاح بینک، حسین آگاہی روڈ، ملتان